سوال

(330) نماز عید کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز عید کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

میری رائے میں نماز عید فرض عین ہے، لہٰذا مردوں کو نماز عید قطعاً نہیں چھوڑنی چاہیے بلکہ ضرور ادا کرنی چاہیے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا ہے یہی نہیں بلکہ آپ نے پردہ نشین عورتوں کو بھی نماز عید کے لیے باہر نکلنے کا حکم دیا ہے مزید برآں آپ نے حائضہ عورتوں کو بھی (عید کی دعا میں شرکت کے لیے) نکلنے کا حکم مرحمت فرمایا ہے، البتہ وہ عیدگاہ سے الگ تھلگ رہیں گی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز عید کی بہت زیادہ تاکید ہے۔ میں نے جو یہ کہا ہے کہ نماز عید فرض عین ہے تو یہی قول راجح ہے اور اسی کو شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اختیار فرمایا ہے۔ لیکن یہ نماز جمعہ کی طرح ہے، جب فوت ہو جائے، تو اس کی قضا ادا نہیں کی جائے گی کیونکہ اس کی وجوب قضا کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ اور اس کے بدلے کوئی نماز نہ پڑھی جائے، البتہ نماز جمعہ جب فوت ہو جائے تو اس کے بدلے نماز ظہر ادا کرنا واجب ہے کیونکہ وہ نماز ظہر کا وقت ہوتا ہے لیکن نماز عید کے فوت ہو جانے کی صورت میں اس کی قضا نہیں ہے۔

میری مسلمان بھائیوں کو نصیحت یہ ہے کہ وہ اللہ عزوجل سے ڈریں اور اس نماز کو قائم کریں جو خیر اور دعا پر مشتمل ہوا کرتی ہے اور اس نماز کے موقع پر لوگوں سے ملنے اور ان سے الفت ومحبت کے ساتھ پیش آنے کا موقع بھی ملتا ہے۔ اگر لوگوں کو لہو ولعب پر مبنی کسی اجتماع کی طرف دعوت دی جائے، تو وہ اس میں بڑے ذوق وشوق کے ساتھ شرکت کے لئے نکل پڑتے ہیں، جب کہ اس نماز میں شرکت کی دعوت تو خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے اور اس سے انہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے وہ اجر وثواب بھی ملتا ہے جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ عورتوں کے لیے واجب ہے کہ وہ جب اس نماز کے لیے آئیں، تو مردوں کی جگہ سے دور رہیں، مردوں سے دور مسجد کے کسی کنارے میں چلی جائیں اور زیب وزینت خوشبو وغیرہ کا استعمال نہ کریں اور اظہار حسن وجمال بھی نہ کریں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عورتوں کو عید کے لیے نکلنے کا حکم دیا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جب ہم میں سے کسی کے پاس اوڑھنی نہ ہو تو وہ کیا کرے! آپ نے فرمایا:

((لِتُلْبِسْهَا أُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا)) (صحيح البخاري، الحيض، باب شهود الحائض العيدين ودعوة المسلمين... ح: ٣٢٤ وصحيح مسلم، صلاة العيدين، باب ذكر اباحة خروج النساء في العيدين، ح: ٨٩٠(١٢) واللفظ له۔)

''اس کی بہن اسے اپنی اوڑھنی پہنا دے۔''

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ عورت کو پردے کے اہتمام کے ساتھ عیدگاہ جانا چاہیے کیونکہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ پوچھا گیا کہ اگر کسی عورت کے پاس جلباب نہ ہو تو آپؐ نے جواب میں یہ نہیں فرمایا کہ وہ مقدور بھر پردے کے ساتھ نکلے بلکہ آپؐ نے یہ فرمایا: ''اس کی بہن اسے اپنا جلباب پہنا دے۔''

نماز عید پڑھانے والے امام کو چاہیے کہ مردوں کو خطبہ دینے کے بعد عورتوں کو بھی بطور خاص خطبہ دے، بشرطیکہ انہوں نے مردوں کا خطبہ نہ سنا ہو اور اگر انہوں نے مردوں کا خطبہ سن لیا ہو تو ان کےلیے بھی وہی خطبہ کافی ہے، البتہ زیادہ بہتر یہ ہے کہ اس صورت میں خطبہ کے آخر میں عورتوں سے متعلق خاص احکام بیان کیے جائیں اور انہیں وعظ و نصیحت کی جائے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے موقع پر مردوں سے خطاب فرمانے کے بعد عورتوں کی طرف توجہ مبذول فرمائی تھی اور انہیں بھی وعظ و نصیحت فرمائی تھی۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ 327

محدث فتویٰ